محمد عبید اللہ خاں صاحب عفیف قسط ۳

عقیقہ اور قربانی کی شرعی حیثیت

بسلسلہ

کیا اسلام میں قربانی جائز ہے

قربانی اور قرآن مجید :- قرآن مجید میں جس مخصوص انداز میں جہاں دوسرے مسائل زندگی کا بیان موجود ہے وہاں قربانی کی مشروعیت، تاریخ اور تفصیل بھی موجود ہے۔ چنانچہ سورۃ حج میں ہے۔ اور ہم نے ہر ایک امت کے لیے قربانی مقرر کی، تاکہ وہ اللہ تعالےٰ کے بخشے ہوئے مویشیوں پر اس کا نام ذکر کریں۔ الحج ۳۴۔

مفسرین کی تصریحات :- امام فخرالدین رازیؒ ۶۰۶ھ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عہد سے لے کر مابعد کی تمام امتوں میں قربانی مشروع چلی آرہی ہے اور مَنسَكٌ زیر کے ساتھ قربانی کے معنیٰ میں ہے۔ تفسیر کبیر ج ۶ ص ۲۳۲۔

امام ابن کثیر ۷۷۴ھ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں بتا رہا ہے کہ اس کے نام قربانیاں ذبح کرنا اور خون بہانا تمام امتوں میں ایک مشروع عمل چلا آرہا ہے۔ تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۲۲۱

امام شوکانیؒ م ۱۲۵۰ھ لکھتے ہیں۔ اَلمَنسَكُ ھٰھُنا المصدر من نَسَكَ يَنسُكُ اذا ذبح القربان. ... والمعنیٰ وجعلنا لکل اھل دین من الادیان ذبحا یذبحونہٗ ودما یُھَرِیقُونَہٗ۔ فتح القدیر ج ۳ ص ۴۵۲۔ کہ مَنسَكَ یہاں نَسَكَ يَنسُكُ کا مصدر ہے جس کا معنیٰ ہے قربانی ذبح کرنا ....

اور آیتِ مقدسہ کا معنیٰ یہ ہے کہ ہم نے تمام اہلِ ادیان پر قربانی ٹھہرائی جو وہ ذبح کرتے تھے۔

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے بالکل تصریح کر دی کہ یہاں منسک کے معنیٰ قربانی ہی ہیں۔

شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رقمطراز ہیں۔ جتنے مویشی ہیں ان کا حق یہی ہے کہ کام لے لیجئے پھر کعبے کے پاس لے جا کر نیاز چڑھا دیجئے یہ بات دشوار ہے تو یہاں بسم اللہ اللہ اکبر کہا اور ذبح کیا یہ نشانی ہے کہ اللہ کی نیاز کعبے کو چڑھایا دور ہو یا نزدیک موضح القرآن ص۔

شاہ صاحب نے اس مختصر سی تفسیر میں قربانی کی پوری حقیقت سمو کر رکھ دی ہے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی م۔ قربانی کے اسرار بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

الذبح لایکون قربۃ الا بتشبہ الحاج۔ حجۃ اللہ ج ۱ ص ۹۹۔ یہ قربانی حاجیوں سے عملی تشابہ کیلئے ہی تو ہے دوسرے مقام پر مزید لکھتے ہیں یوم الاضحیٰ فیہ تشبہ بالحاج وتعرض لنفحات اللہ تعالیٰ المعدۃ لھم۔ حجۃ اللہ ج ۱ ص ۹۹۔ مکہ مکرمہ سے باہر دوسرے اکناف کے مسلمانوں کو بھی پابند کیا گیا ہے کہ وہ حاجیوں سے مشابہت پیدا کر کے اللہ تعالیٰ کے اس فیضان سے مستفیض ہوں جو ان کے لیے تیار فرمایا گیا ہے۔

قربانی کا یہ طریقہ جس طرح پہلی امتوں کے لیے ہے اسی طرح ہماری شریعت محمدی میں بھی مقرر کیا گیا ہے۔

۲۔ آیت نمبر ۲۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہو کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا صرف رب العالمین کے لیے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی چیز کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے میں سر اطاعت جھکانے والا ہوں۔ سورۃ انعام ۱۶۲ و ۱۶۳۔

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان آیات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دے رہا ہے کہ مشرکین پر واضح کر دیں کہ تم جو غیر اللہ کی نماز پڑھتے ہو اور غیر اللہ کے نام قربانی کرتے ہو میں اس طریق عبادت کے سخت مخالف ہوں کہ میری نماز بھی خالصۃ اللہ کے لیے ہے اور میری قربانی بھی اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے۔ تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۱۹۸ و فتح القدیر ج ۲ ص ۱۸۵۔

۳ مفسرین کے ارشادات ۱۔ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ۔ الکوثر ۲۔ پس اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔

تقریباً تمام قدیم و جدید مفسرین کے نزدیک "انحر" سے مراد دس ذوالحجہ کی قربانی ہے چنانچہ مفسر فخر الدین رازی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۶۰۶ھ، امام ابن کثیر ۷۷۴ھ، مفسر شوکانی ۱۲۵۰ھ مفسر محمود آلوسی حنفی ۱۲۷۰ھ، مفسر قرطبی مالکی ۶۷۱ھ نواب سید صدیق حسن اور شیخ احمد مراغی ۱۹۴۵ء وغیرہ نے اس کو ترجیح دی ہے۔ ہمیں اعتراف ہے کہ مفسرین نے اس کے علاوہ اور معنیٰ بھی کئے ہیں لیکن وہ صحیح نہیں ہے۔ ان دلائل قاطعہ اور نصوص ساطعہ سے نہ صرف یہ ثابت ہوا کہ قربانی بلاشبہ مشروع اور شعار اسلام میں سے ہے۔ بلکہ مسئلہ قربانی کے منکرین کے اس مغالطہ کی بھی قلعی کھل گئی کہ قرآن میں جس قربانی کا تذکرہ ہے وہ تو صرف مکہ میں منیٰ کے میدان میں حاجی کے ساتھ خاص ہے۔ اب یہاں پر تو کوئی حج وغیرہ کا ذکر نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے ساری امت کو قربانی ذبح کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ لہٰذا عیدالاضحیٰ کی قربانی کا انکار اصل میں قرآن نافہمی کی بات ہے۔

اعاذنا اللہ منہ

قربانی کے متعلق حضورؐ کے ارشادات و تعامل:۔ قرآن مجید کی تین آیات مقدسہ سے قربانی کا ثبوت بہم پہنچانے کے بعد اب ہم یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ قربانی کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے لیے کیا کچھ ارشادات فرمائے ہیں۔ یوں تو مسئلہ قربانی اور اس کے مفصل احکام تفسیر و حدیث کی کتابوں میں درج ذیل انیس[۱۹] صحابہ کرام سے مروی ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت براءؓ، حضرت زیدؓ بن ارقم، حضرت عائشہؓ، حضرت ام سلمہؓ حضرت ابن عباسؓ، حضرت جابرؓ بن عبداللہ حضرت جبیرؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابو درداءؓ، حضرت مخنفؓ بن سلیم، حضرت بریدہؓ، حضرت ابورافعؓ حضرت انسؓ، حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ، حضرت ثوبانؓ، حضرت ابوسعید خدریؓ، حضرت جندبؓ، حضرت عویمر بن اشقر وغیرہ۔ تاہم اختصار کے پیش نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف دس فرامین مقدسہ حوالہ قرطاس کیے جاتے ہیں۔ پڑھیے اور پروفیسر صاحب کو ان کی ہمہ دانی کی داد دیجیے۔

۱۔ عن زید بن ارقم قال قال اصحاب رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ مَا هٰذِہِ الْاَضَاحِیْ قَالَ سُنَّةُ اَبِیْکُمْ ابراھیمَ علیہ السلام الخ رواہ احمد و ابنِ ماجۃ، تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۲۲۱ ومشکوٰۃ ص ۱۲۹ ونیل الاوطار ج ۵ ص ۱۲۳۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا یہ قربانیاں کیا ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہیں۔

۲۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا اَنَّ رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَا عَمِلَ آدَمِیٌّ مِنْ عملٍ یومَ النحرِ اَحَبَّ اِلی اللہ مِن اِھراقِ الدمِ الخ و ھذا حدیث حسن غریب، تحفۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی ج ۲ ص ۳۵۲ وابنِ ماجہ ص ۲۳۲۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانی کے دن کسی شخص کا کوئی عمل اللہ کو اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ خون بہائے۔

۳۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ وَجَدَ سَعَةً فَلَمْ یُضَحِّ فَلَا یَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا۔ ابنِ ماجہ ص ۲۳۲ و رواہ احمد، نیل الاوطار ج ۵ ص ۱۲۳۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صاحبِ حیثیت ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔

۴۔ حضرت براء بن عازب کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید قربان کے دن خطبہ ارشاد فرمایا اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهٖ فِیْ یَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُصَلِّیَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ مَنْ فَعَلَہٗ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا الخ صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۳۴ و صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۵۴ و محلی ابن حزم ج ۷ ص ۳۷۳۔

آج کے دن ہم پہلے نمازِ عید پڑھتے ہیں پھر پلٹ کر قربانی کرتے ہیں ۔ لہٰذا جس نے اس طریقہ کے موافق عمل کیا اس نے ہماری سنت پالی ۔

۵ ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصلوٰۃ فَلْيُعِدْ کہ جس نے نمازِ عید سے پہلے قربانی ذبح کرلی ہو وہ دوبارہ قربانی کرے ۔

۶ ۔ حضرت جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فلیعِدْ مکانَھا اُخریٰ ۔ کہ جس نے نماز سے قبل قربانی کرلی ہو وہ اس قربانی کے بدلے دوسری قربانی کرے ۔
رَوَاھما بخاری ص ۸۳۴ ج ۲ ۔

۷ ۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سال قحط کی وجہ سے رسول اللہ صلعم نے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا ۔ اگلے سال جب ہم نے پوچھا تو فرمایا کُلُوا وَاَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا ۔ کھاؤ کھلاؤ اور ذخیرہ کرلو ۔ صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۳۵ اور مؤطا امام مالکؒ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی مروی ہے ۔ مؤطا ص ۴۹۶ ۔

۸ ۔ اَنَّ عُوَيْمِرَ بْنَ اَشْقَرَ ذَبَحَ اُضْحِيَّةً قَبْلَ اَنْ يَّغْدُوَ يَوْمَ الاَضْحٰى وَاَنَّهٗ ذَكَرَ ذَالِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّعُوْدَ بِاُضْحِيَّةٍ اُخْرٰى مؤطا امام مالک ص ۴۹۵ ۔

جناب عویمر رضی اللہ عنہ نے عید قربان کے دن نمازِ عید کو جانے سے قبل قربانی کرلی ۔ اور پھر اس بات کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ قربانی کرنے کا حکم دیا ۔

۹ ۔ حضرت ابوہریرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الاَضْحٰى يَوْمَ تُضَحُّوْنَ ۔ تحفۃ الاحوذی ج ۲ ص ۳۷۰ ، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے الفاظ الاضحٰی یوم یُضَحِّی النَّاس ہیں تحفۃ الاحوذی ج ۲ ص ۱۷ ۔

الاضحیٰ (عید قربان) وہ دن ہے جس میں لوگ قربانیاں کرتے ہیں ۔

۱۰ ۔ عن حنش قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهٗ مَا هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَوْصَانِيْ اَنْ اُضَحِّيَ عَنْهُ فَاَنَا اُضَحِّيْ عَنْهُ ۔ ابوداؤد مع شرح عون المعبود ج ۳ ص ۵۰ ۔

لہ ذخیرہ کرلو ۔ بعض دوستوں کا کہنا ہے کہ چونکہ ابتداء میں صحابہ کی حالت نازک تھی ۔ کئی کئی دن فاقے پڑتے تھے اس لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو رواج دیا تھا لیکن یہ بات محلِ نظر ہے ذخیرہ کرنے کی اجازت سے پتہ چلتا ہے کہ اب فاقوں والی بات نہیں رہی ۔ اس سے پہلی امتوں میں بھی قربانی رائج تھی ، کیا وہ سب بھوکوں مر رہے تھے ۔؟ (زبیدی)

و تحفۃ الاحوذی ج ۲ ص ۳۵۴ حنش کہتے ہیں میں نے حضرت علیؓ کو دو مینڈھے قربانی کرتے دیکھا میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو وصیت فرمائی کہ میں آپؐ کی طرف سے قربانی دیتا رہوں۔ چنانچہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی دیا کرتا ہوں۔

تلكَ عشرة كاملة وهل فيها كفاية لمن لهٗ ادنیٰ دراية ۔

قربانی کے متعلق حضورؐ کا اپنا دس سالہ عمل مبارک :- (۱) عن انس اَنَّ رسولَ الله صلی الله علیہ وسلم اِنكَفَاءَ اِلٰی كبشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ ۔ صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۳۳

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز عید کے بعد) چتکبرے بڑے سینگوں والے دو مینڈھوں کی طرف لپکے اور ان کو اپنے ہاتھ سے قربان کیا۔

۲ ۔ عن ابنِ عمر قالَ اَقَامَ رسولُ الله صلی الله علیہ وسلم بالمدینة عَشْرَ سِنِيْنَ يُضَحِّيْ ۔ تحفۃ الاحوذی ج ۲ ص ۳۵۹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں دس سال مقیم رہے اور ہر سال قربانی کرتے رہے۔

۳ ۔ عن نافع ان ابنِ عمر اخبرهٗ قَالَ كَانَ رسول الله يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بالمصلیٰ۔ صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۳۳، عون المعبود ج ۳ ص ۵۶ و ۵۸ و ابن ماجہ ص ۳۳۵ ۔ نافع کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ ہی میں ذبح اور نحر فرمایا کرتے تھے۔

عن ابی رافع اَنَّ رسولَ الله صلی الله علیہ وسلم كَانَ اذا ضحّیٰ اشترٰی كَبْشَيْنِ سَمِيْنَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ ثم يَقُوْلُ هٰذا عن محمد و آلِ محمد نُيُعْطِيْهِمَا جميعاً لِلمساكِين وَيَاكُلُ هُوَ وَاهْلُهٗ مِنْهُمَا رواه احمد و ابنِ ماجة تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۲۲۲ ۔

۴ ۔ حضرت ابورافع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قربانی دیا کرتے تھے تو دو موٹے تازے سینگوں والے چتکبرے دنبے خریدا کرتے تھے۔ جب نماز اور خطبہ سے فارغ ہو چکتے تو ایک دنبہ آپ کے پاس لایا جاتا جسے چھری سے خود ذبح کرتے ۔ پھر دوسرا پیش کیا جاتا اسے بھی آپ ہی ذبح فرماتے اور فرماتے یہ محمدؐ اور آلِ محمدؐ کی طرف سے ہے تو ان سے خود بھی کھاتے، گھر والے بھی کھاتے اور مسکینوں کو بھی کھلاتے۔

۵ ۔ عن عقبة بن عامر الجُهَنِی قال قَسَمَ النبیُّ صلی الله علیہ وسلم بَيْنَ اَصْحَابِهٖ ضَحَايَا۔ صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۳۲ ۔ عقبہ بن عامر جھنی سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے درمیان قربانی کے جانور تقسیم فرمائے۔

۶ ۔ عن عائشہ رضی اللہ عنہا ضَحّٰی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن أزواجہ بالبقر ۔ صحیح بخاری ج ۲ ۔ ص ۸۳۲ و محلی ابن حزم ج ۷، ص ۳، ۳ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے سفر میں گائے کی قربانی کی ۔

۷ ۔ عن جابر بن عبداللہ قَالَ ضَحّٰی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومَ عیدٍ بِکَبْشَیْن ، ابن ماجہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن دو مینڈھے قربانی کیے ۔

۸ ۔ عن ابی بکرۃ أنّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم خَطَبَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعا بِکَبْشَیْن فَذَبَحَھُما ھذا حدیث صحیح تحفۃ الاحوذی ج ۲ ص ۳۶۴ ۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کا خطبہ پڑھا پھر منبر سے اترے اور دو مینڈھے منگوائے اور ان کی قربانی کی ۔

۹ ۔ عنْ بُرَیدۃَ قال کان رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغدو یوم الفطر حتی یَطْعَمَ ولا یطعم یومَ الأضحیٰ حتّٰی یُصَلِّیَ فیأکل من اضحیتہ رواہ احمد والترمذی وصححہ ابن حبان سبل الاسلام ج ۲ ص ۷۵ حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عید الفطر کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کچھ کھائے بغیر نماز عید کے لیے نہیں نکلتے تھے ۔ اور عید الاضحیٰ کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ سے واپسی تک کچھ نہ کھاتے تھے اور واپس آکر اپنی قربانی کا گوشت تناول فرماتے تھے ۔

۱۰ ۔ عن ثوبان رضی اللہ عنہ قَالَ ذَبَحَ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضَحِیَّتَہٗ ثُمَّ قَالَ یَا ثَوبانُ اصلِحْ لحمَ ھذہٖ فَلَمْ أَزَلْ أُطْعِمُہٗ منھا حتّٰی قَدِمَ المدینۃ ۔ صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۵۹ ۔ عون المعبود ج ۳ ص ۵۹ ۔

حضرت ثوبان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں اپنی قربانی ذبح فرمائی پھر مجھے فرمایا کہ اس قربانی کا گوشت سنبھال رکھو میں آپ کو برابر اس کا گوشت کھلاتا رہا تا آنکہ آپ مدینہ منورہ پہنچ گئے ۔